31 July 2026

کامِل یقین

Urdu Daily **KAMIL YAQEEN** Nanded

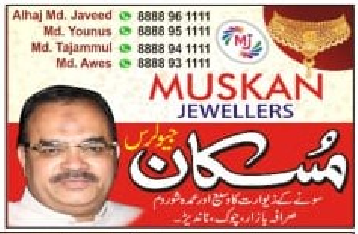

جلد: Vol.(16) | شمارہ نمبر Issue(207) | ۳۱/جولائی ۲۰۲۶ء | 31 July.2026 | بروز: جمعہ Friday | 16 صفر المظفر ۱۴۴۸ھ | صفحات Pages(4) | قیمت: 3 روپے | ناندیڑ Nanded | ایڈیٹر: محمد صادق

ممبئی ہائیکورٹ نے ایس ڈی پی آئی کے 2 عہدیداروں کی شہر بدری منسوخ کر دی

ممبئی۔30/جولائی (ایجنسی): ممبئی ہائی کورٹ نے سوشل ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا (ایس ڈی پی آئی) کے دو عہدیداروں کے خلاف ممبئی پولیس کی جانب سے جاری ایک سالہ شہر بدری کے احکامات کو ”مکمل طور پر غیر قانونی“ اور ”انتہائی سخت اقدام“ قرار دیتے ہوئے منسوخ کر دیا۔ سماعت کے دوران عدالت نے پولیس سے استفسار کیا کہ کیا یہ کارروائی صرف اس بنیاد پر کی گئی کہ درخواست گزار ایک مخصوص مذہب سے تعلق رکھتے ہیں، جبکہ انہی احتجاجوں میں دیگر سیاسی جماعتوں کے کارکن بھی شریک تھے۔ جسٹس مادھو جے جمدار نے بابری مسجد انہدام سے متعلق احتجاج کے مقدمے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر درخواست گزاروں کا یہ موقف ہے کہ بابری مسجد کو منہدم نہیں کیا جانا چاہیے تھا تو اسے ملک دشمنی قرار نہیں دیا جا سکتا، کیونکہ ہر شہری کو اظہار رائے کی آئینی آزادی حاصل ہے۔ عدالت نے یاد دلایا کہ اس سے قبل بھی ایس ڈی پی آئی کے دو دیگر کارکنوں کو اسی نوعیت کے مقدمے میں راحت دی جا چکی ہے۔ اس وقت بھی عدالت نے مشاہدہ کیا تھا کہ صرف احتجاج سے متعلق درج ایف آئی آر کسی شخص کی شہر بدری کی بنیاد نہیں بن سکتی۔ عدالت نے یہ سوال بھی اٹھایا تھا کہ کیا سرکاری فیصلوں کی مخالفت کرنے والے شہریوں کو حکومت کا غلام بنایا جا رہا ہے۔ درخواست گزار فیروز عبدالوہاب خان اور محمد رفیق غلام رسول انصاری نے عدالت میں موقف اختیار کیا کہ 3 دسمبر 2025 کو جاری کیے گئے ایک سالہ شہر بدری کے احکامات تین ایف آئی آر پر مبنی تھے، جن کا تعلق وقف بل، گوونڈی میں سیمنٹ گوداموں کے معاملے اور بابری مسجد سے متعلق احتجاج سے تھا۔ درخواست گزاروں کے وکیل ابراہیم حربٹ نے عدالت کو بتایا کہ ان میں سے کوئی بھی مقدمہ مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی دفعہ 56 کے دائرے میں نہیں آتا، جس کے تحت صرف ایسے افراد کے خلاف شہر بدری کی جا سکتی ہے جن سے جان و مال کو حقیقی خطرہ لاحق ہونے کا اندیشہ ہو۔ ریاست کی جانب سے پیش ہوئے چیف پبلک پراسیکیوٹر شیر ہیرا نے پولیس کی کارروائی کا دفاع کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ درخواست گزاروں کے کالعدم پاپولر فرنٹ آف انڈیا (پی ایف آئی) سے روابط تھے، تاہم درخواست گزاروں نے اس الزام کی تردید کی۔ اس پر جسٹس جمدار نے نشاندہی کی کہ شوکاز نوٹس میں اس الزام کا کوئی ذکر موجود نہیں، اس لیے عدالت ایسے دعوے پر غور نہیں کر سکتی۔ عدالت نے پولیس سے کہا کہ ایف آئی آر میں نعروں کے علاوہ کسی شخص یا سرکاری املاک کو

نقصان پہنچانے کا کوئی الزام موجود نہیں ہے۔ عدالت نے مزید کہا کہ انہی احتجاجوں میں شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے)، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی، کانگریس اور مقامی شہری بھی شریک تھے، پھر صرف انہی دو افراد کے خلاف شہر بدری کی کارروائی کیوں کی گئی۔ جسٹس مادھو جے جمدار نے ریمارکس دیے کہ بغیر اجازت احتجاج کرنے پر صرف مخصوص افراد کے خلاف کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے استفسار کیا کہ کیا کانگریس یا شیوسینا (یو بی ٹی) کے کارکنوں کے خلاف بھی ایسی کارروائی کی گئی، یا صرف اس بنیاد پر کارروائی ہوئی کہ درخواست گزار ایک مخصوص مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ گزشتہ روز نیٹ پرچہ لیک کے خلاف طلبہ کے احتجاج میں بھی مظاہرین نے واضح کیا تھا کہ وہ ہندو۔مسلم تنازع نہیں چاہتے اور ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے۔ ریاستی وکیل نے جواب میں کہا کہ حکومت مذہب کی بنیاد پر کارروائی نہیں کر رہی، تاہم اگر درخواست گزار مذہب کی بنیاد پر ہنگامہ آرائی کریں تو ان کے خلاف کارروائی ضروری ہے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ پی ایف آئی پر پابندی کے بعد نئی جماعت وجود میں آئی ہے، صرف لباس بدلا ہے، روح وہی ہے۔ جب عدالت نے سوال کیا کہ دیگر سیاسی جماعتوں کے کارکنوں کے خلاف شہر بدری کیوں نہیں کی گئی تو سرکاری وکیل نے جواب دیا کہ کانگریس اور دیگر جماعتیں ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث نہیں ہیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ درخواست گزاروں کے نعرے معاشرے میں نفرت پھیلا رہے تھے، جس سے امن و امان متاثر ہونے اور املاک کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ اس پر جسٹس جمدار نے کہا کہ بنیادی حقوق کے معاملات میں مفروضوں یا قیاس آرائیوں کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست بنیادی حقوق کو اس انداز میں محدود نہیں کر سکتی اور انتظامیہ کا اطمینان صرف ریکارڈ پر موجود مواد کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ شوکاز نوٹس میں شامل نہ ہونے والی بات کو بعد میں بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔ عدالت نے بابری مسجد سے متعلق ایف آئی آر کا دوبارہ حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر درخواست گزاروں کا ماننا ہے کہ بابری مسجد کو منہدم نہیں کیا جانا چاہیے تھا تو یہ ان کا نظریہ ہے، اسے ملک دشمنی نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ ہر شہری کو اظہار رائے کی آزادی حاصل ہے۔ جب ریاست کی جانب سے عدالت سے درخواست کی گئی کہ درخواست گزاروں کو آئندہ صرف پیشگی اجازت کے بعد احتجاج کرنے کی ہدایت دی جائے تو جسٹس جمدار نے کہا کہ انتظامیہ پہلے اجازت کیوں نہیں دیتی، اسی وجہ سے ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ شہر بدری ایک غیر معمولی قانونی اقدام ہے، جو شہری کے آزادانہ نقل و حرکت کے بنیادی حق کو محدود کرتا ہے، اس لیے اس کے لیے قانون میں مقرر تمام شرائط پر سختی سے عمل ضروری ہے۔ ہائی کورٹ نے یہ بھی کہا کہ زیر تفتیش جرائم کی بنیاد پر شہر بدری کا حکم جاری نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت کے مطابق تمام ایف آئی آر حکومتی فیصلوں کے خلاف احتجاج سے متعلق ہیں، جبکہ ایک احتجاج میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی، شیوسینا (یو بی ٹی) اور دیگر سیاسی جماعتیں بھی شریک تھیں۔ ان تمام وجوہات کی بنیاد پر بامبے ہائی کورٹ نے ممبئی پولیس کی کارروائی کو ”مکمل طور پر غیر قانونی“ قرار دیتے ہوئے ایس ڈی پی آئی کے دونوں عہدیداروں کے خلاف جاری شہر بدری کے احکامات منسوخ کر دیے۔

اللہ کی مدد سے آج جارح کو سزا دی جائے گی: پاسدارانِ انقلاب

تہران۔30/جولائی (ایجنسی): ایرانی پاسداران انقلاب (آئی آر جی سی) نے امریکی حملوں کے جواب میں حملے کرنے کا اعلان کر دیا

ایران کی نیم سرکاری خبر ایجنسی فارس کے مطابق ایرانی پاسداران انقلاب کے شعبہ تعلقات عامہ نے مختصر بیان میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے آج جارح کو سزا دی جائے گی۔ یہ بیان امریکہ کی جانب سے گزشتہ شب ایران پر کیے گئے حملوں کے بعد سامنے آیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق گزشتہ شب ہونے والے امریکی حملوں کے دوران درجنوں ایرانی عسکری اہداف کو نشانہ بنایا گیا، جن میں فوجی کمانڈ مراکز، میزائل اور ڈرون تنصیبات، ساحلی نگرانی اور دفاعی مقامات اور بحری صلاحیتوں سے متعلق تنصیبات شامل ہیں۔ ایرانی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق ان حملوں کے دوران جزیرے قشم، کیش، بندر عباس، آبادان اور بوشہر میں دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں۔ ایران کے جنوبی علاقوں پر امریکی فضائی حملے کے نتیجے میں میاں بیوی اور ان کا 2 سالہ بچہ شہید ہو گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق جزیرے قشم میں رہائشی عمارت کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں متعدد بچے زخمی ہو گئے جبکہ ایک بچے کو ملبے سے زندہ نکال لیا گیا۔

کمال مولیٰ مسجد معاملہ: سپریم کورٹ کا بڑا فیصلہ

مسلم فریق کو متصل اراضی پر جمعہ کی نماز کی اجازت دینے کی ہدایت

نئی دہلی۔30/جولائی (ایجنسی): مدھیہ پردیش کے انتہائی حساس اور طویل عرصے سے زیر سماعت بھوج شالا تنازع میں سپریم کورٹ نے ایک اہم عبوری حکم جاری کیا ہے۔ چیف جسٹس سوریا کانت، جسٹس جوئے مالیا باغچی اور جسٹس وی موہن پر مشتمل تین رکنی بنچ نے مدھیہ پردیش حکومت کو ہدایت دی ہے کہ مسلم فریق کو جمعہ کی نماز کے لیے متنازعہ بھوج شالا احاطے سے متصل خسرہ نمبر 596، جسے ریکارڈ میں درگاہ کی زمین کے طور پر درج کیا گیا ہے، پر دوپہر ایک بجے سے تین بجے تک نماز ادا کرنے کی سہولت فراہم کی جائے۔ عدالت نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ یہ مقام متنازعہ احاطے کے بالکل قریب واقع ہے اور بظاہر نماز کی ادائیگی کے لیے موزوں دکھائی دیتا ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی واضح کیا کہ اگر ہندو اور مسلم دونوں فریق باہمی رضامندی سے کسی دوسرے متبادل مقام پر اتفاق کر لیتے ہیں تو اس کی بھی مکمل گنجائش موجود ہے۔ سماعت کے دوران مسلم فریق کی نمائندگی کرنے والے سینئر وکیل حذیفہ احمدی نے عدالت کو بتایا کہ سپریم کورٹ کے سابقہ عبوری احکامات کے باوجود مقامی انتظامیہ نماز کے لیے تقریباً 3.1 کلومیٹر دور جگہ فراہم کر رہی تھی، جو ان کے مطابق عملی طور پر مناسب نہیں تھی۔ انہوں نے عدالت سے درخواست کی کہ نماز کے لیے ایسی متبادل جگہ مقرر کی جائے جہاں سے مسجد واضح طور پر نظر آئے۔ اسی بنیاد پر انہوں نے خسرہ نمبر 596 یعنی درگاہ کی زمین کو جمعہ کی نماز کے لیے مختص کرنے کی اپیل کی۔

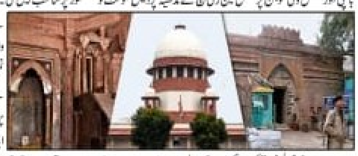

دوسری جانب مدھیہ پردیش حکومت کی جانب سے پیش ہونے والے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل کے ایم نٹراج نے عدالت میں موقف اختیار کیا کہ ریاست کا مقصد کسی ایک فریق کی حمایت کرنا نہیں بلکہ صرف امن و امان برقرار رکھنا اور عدالتی احکامات پر عمل درآمد کو یقینی بنانا ہے۔ سماعت کے دوران مسلم فریق نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اگرچہ انہوں نے اپنے حامیوں کو میڈیا میں بیان بازی سے روکا ہے، تاہم دوسرے فریق کی جانب سے مسلسل ایسے بیانات دیے جا رہے ہیں جن میں نماز ادا نہ کرنے دینے کی بات کی جا رہی ہے۔ یہ معاملہ اب بھی سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے، اور آئندہ سماعتوں میں اس تنازع سے متعلق دیگر قانونی نکات پر بھی غور کیا جائے گا۔

حکومت بتائے، گولی چلانے کا حکم کس نے دیا: کانگریس

نئی دہلی۔30/جولائی (ایجنسی): کانگریس نے کہا ہے کہ حکومت بتائے کہ دہلی میں احتجاج کر رہے طلبہ کے خلاف پولیس کارروائی اور ان پر گولی چلانے کا حکم کس نے دیا۔ پارٹی نے کہا کہ اس پورے معاملے میں ملک کے وزیر داخلہ امت شاہ کو جواب دینا چاہیے۔ ہمارا یہ بھی سوال ہے کہ وزیر داخلہ پارلیمنٹ سے کیوں بھاگ رہے ہیں اور اس مسئلے پر جواب دینے سے کیوں بچ رہے ہیں۔ کانگریس جنرل سکریٹری کے سی وینو گوپال نے جمعرات کو پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں صحافیوں سے کہا کہ دہلی میں طلبہ کے خلاف پولیس کارروائی اور گولی چلانے کا حکم کس نے دیا، اس سوال کا جواب وزیر داخلہ کو دینا چاہیے اور انہیں پارلیمنٹ میں آنا چاہیے، پارلیمنٹ آنے سے بھاگنا نہیں چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اپوزیشن کے رہنما کو پارلیمنٹ میں بولنے تک کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔ حکومت کو طالب علموں پر ہوئی کارروائی کے لیے جوابدہ ہونا چاہیے اور پورے معاملے کی سچائی ملک کے سامنے رکھنی چاہیے۔

بی جے پی۔آر ایس ایس کی نیت جان چکا ہے ملک کا نوجوان: پرینکا

نئی دہلی۔30/جولائی (ایجنسی): کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے کہا ہے کہ بی جے پی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کچھ بھی کوشش کر لیں، کوئی بھی طعنہ دیں، لیکن ملک کا نوجوان ان کا سچ اور ان کی نیت کو جان چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن لوگوں کو پہلے بی جے پی آر ایس ایس کی حقیقت کا پتہ نہیں تھا، انہیں اب ان کی سچائی سمجھ میں آ چکی ہے۔ ان کی نیت کو پورا ملک اور نوجوان سمجھ چکے ہیں۔ محترمہ واڈرا نے جمعرات کو پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں صحافیوں سے کہا کہ ملک کی آزادی کی لڑائی سچائی اور عدم تشدد کے اصولوں پر مبنی تھی لیکن اس میں آر ایس ایس کا کوئی تعاون نہیں تھا۔ بی جے پی اور آر ایس ایس کے لوگ چاہے جتنی بھی نفرت، تشدد اور پھوٹ ڈالنے کی کوشش کر لیں، لیکن وہ ملک کی روح سے بھائی چارے اور اتحاد کے جذبے کو کبھی نہیں نکال سکتے۔

کنگنا کے گٹر جزیشن کے بیان سے مشتعل ممتا ڈوگرا نے ان سے غیر مشروط معافی کا مطالبہ کیا

چنڈی گڑھ۔30/جولائی (ایجنسی): مہیلا کانگریس کی ریاستی سکریٹری اور سوشل میڈیا اسٹیٹ کوآرڈینیٹر ممتا ڈوگرا نے بی جے پی رکن پارلیمنٹ کنگنا رناوت کے حالیہ بیان پر احتجاج کرنے والے نوجوانوں کو مبینہ طور پر گٹر کی نسل کہنے کے بیان پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ اسے ملک کے لاکھوں نوجوانوں کی توہین قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ بی جے پی کی نوجوان مخالف ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ محترمہ ڈوگرا نے کہا کہ ملک کے نوجوان اپنی محنت، ہنر اور جدوجہد کے ذریعے ہندوستان کے مستقبل کو تشکیل دے رہے ہیں۔ ان نوجوانوں کے خلاف ایسی زبان استعمال کرنا افسوسناک اور قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی رہنماؤں کو نوجوانوں کا احترام کرنا چاہیے کیونکہ وہ ملک کی سب سے بڑی طاقت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب ملک کے نوجوان تعلیم، روزگار اور بہتر مستقبل کا مطالبہ کر رہے ہیں تو ایسے بیانات دینا ان کے جذبات کی توہین ہے۔ محترمہ ڈوگرا نے رکن پارلیمنٹ کنگنا سے ملک کے نوجوانوں سے غیر مشروط معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عوامی زندگی میں رہنے والوں کو اپنے الفاظ اور زبان کی سجاوٹ کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

عدالت نے پیلٹ گن کے استعمال کے خلاف عرضی پر اٹھائے سوالات، زخمی مظاہرین کے علاج کی دی ہدایت

نئی دہلی۔30/جولائی (ایجنسی): سپریم کورٹ نے بھیڑ کو قابو میں کرنے کے لیے قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے ذریعہ پیلٹ گن کے استعمال پر روک لگانے والی عرضی کو غیر واضح کہا۔ قابل ذکر ہے کہ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیا باغچی نیز وی موہنا کی بنچ انڈین پولیس سروس (آئی پی ایس) کے سابق افسر پیشوا وردھن آزاد اور 20 جولائی کے اسمبلی چلو احتجاجی مظاہرے کے دوران زخمی ہوئے دو لوگوں کی عرضی پر سماعت کر رہی تھی۔

ان لوگوں کا دعویٰ تھا کہ ریپڈ ایکشن فورس کے ذریعہ چلائی گئی پیلٹ گن سے وہ زخمی ہوئے تھے۔ بنچ نے غور کیا کہ پولیس قوانین خاص حالات میں پیلٹ گن کے استعمال کی اجازت دیتے ہیں، جبکہ عرضی گزاروں کی دلیل تھی کہ ان کے جسم سے دھات کی گولیاں ملی تھیں۔ عرضی گزاروں کی جانب سے پیش وریندا گروور نے دلیل دی کہ پیلٹ گن کے استعمال سے جڑے قوانین آسانی سے عوامی طور پر دستیاب نہیں ہیں۔ انہوں نے مرکزی حکومت سے ان قوانین کو ریکارڈ پر لانے کی ہدایت دینے کا مطالبہ کیا تاکہ عرضی میں مناسب تبدیلیاں کی جا سکیں۔ انہوں نے ایک زخمی عرضی گزار کے لیے ناکافی علاج کا مسئلہ بھی اٹھایا اور گولہ بارود کے ریکارڈ کو محفوظ رکھنے کا مطالبہ کیا۔ مرکز نے عدالت کو بھروسہ دلایا کہ وہ تعاون کرے گا اور جانچ کے لیے ضروری تمام سامان محفوظ رکھے گا۔ بنچ نے کہا کہ جب احتجاجی مظاہرے پرتشدد ہو جاتے ہیں، تو پولیس کو صورتحال کے حساب سے قدم اٹھانے پڑ سکتے ہیں۔ بنچ نے معاملے کی سماعت ملتوی کر دی اور اس دوران دہلی حکومت کو ہدایت دی کہ وہ زخمی عرضی گزاروں اور اسی طرح متاثرہ دیگر لوگوں کے لیے مناسب علاج یقینی بنائے۔

یکم اگست سے ملک بھر میں 10 بڑے قواعد میں ہوں گی بڑی تبدیلیاں، جانئے کون کون سے شعبے ہوں گے متاثر

نئی دہلی۔30/جولائی (ایجنسی): یکم اگست سے ملک بھر میں روزمرہ زندگی اور عوام کی جیب پر اثر انداز ہونے والے متعدد نئے قواعد نافذ ہونے جا رہے ہیں۔ سرکاری تیل کمپنیاں گھریلو اور کمرشل ایل پی جی سلنڈروں کی نئی قیمتوں کا اعلان کریں گی، جبکہ ریلوے کے تتکال ٹکٹ بکنگ نظام میں بھی تبدیلی کی جا رہی ہے، جس کے تحت ریزرویشن کاؤنٹرز پر پہلے ٹوکن جاری کیے جائیں گے اور پھر اسی ترتیب سے ٹکٹ بک کیے جائیں گے۔ انکم ٹیکس ریٹرن (ITR) مقررہ مدت کے بعد جمع کرانے والوں کو انشورنس کمپنیاں اور میوچل فنڈ ہاؤسز CKYC 2.0 نظام نافذ کریں گے، جس سے کے وائی سی کا عمل مزید آسان ہوگا۔ یکم اگست سے اسپیڈ پوسٹ کی نئی کیٹیگریز اور نئے ریٹس بھی لاگو ہوں گے، جبکہ اگست کے دوران مختلف تہواروں اور ہفتہ وار تعطیلات کو ملا کر بینک مجموعی طور پر 14 دن بند رہیں گے۔ حکومت نے چینی کی ذخیرہ اندوزی روکنے کے لیے نئی اسٹاک حد بھی مقرر کی ہے۔ دہلی میں خواتین کے لیے مفت بس سفر کے لیے پنک سہیلی اسمارٹ کارڈ لازمی ہوگا، جبکہ بعض بینک کریڈٹ کارڈز اور فکسڈ ڈپازٹ (FD) سے متعلق اپنے قواعد اور شرح سود میں بھی تبدیلی کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ SEBI بھی یکم اگست سے کمپنیوں کے لیے شیئر بائی بیک سے متعلق نئے ضوابط نافذ کرے گا، جن کا مقصد سرمایہ کاروں کے مفادات کا بہتر تحفظ اور شفافیت کو فروغ دینا ہے۔